سفیرِ ختم نبوت حضرت مولانا منظور چنیوٹیؒ کی ایک یادگار تحریر

مسلمان کی عظیم الشان فتح

قادیانیوں کی ذلت اور رسوائی

حق و باطل کی جنگ ہمیشہ سے چلی آئی ہے۔حق کو ہمیشہ فتح اور باطل کو ذلت نصیب ہوتی ہے۔حق و باطل کے درمیان فیصلہ کا آخری طریق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ''مباہلہ'' مقرر کیا ہے۔''مباہلہ'' کہتے ہیں کہ فریقین ایک جگہ اکٹھے ہوکر بذریعہ دُعا اللہ تعالیٰ سے فیصلہ طلب کریں جھوٹے پر خدا تعالیٰ کی طرف سے لعنت اور پھٹکار پڑے اور خدائی گرفت میں مبتلا ہر کر عبرت کا نشان بن جائے۔باطل کبھی میدان مباہلہ میں نہیں آتا۔اگر غلطی کر لے تو پھر خدائی عذاب سے بچ نہیں سکتا۔قادیانی پروپیگنڈا کرتے تھے کہ مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں علماء اور مشائخ کو مباہلہ کی دعوت دی تھی۔جو اس کی کتاب ''انجام آتھم'' میں درج ہے اور کوئی عالم مباہلہ کرنے کے لئے مرزا قادیانی کے سامنے نہیں آیا۔حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ علماء نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور وہ مختلف بہانے بنا کر فرار ہوتا رہا۔یہ کتاب 1897ء 22 جنوری کی ہے اور دو سال بعد 1899ء 24 فروری کو مرزا قادیانی نے جے ایم ڈوئی ڈسٹرک مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ کی درخواست پر توبہ نامہ لکھدیا کہ میں آئندہ محمد حسین بٹالوی یا اس کے کسی دوست اور پیروکار کو مباہلہ کی دعوت نہیں دوں گا اور اپنے تمام ماننے والوں کو بھی اس کی پابندی کی ہدایت کرتا ہوں۔لیکن قادیانی بڑی ڈھٹائی سے عوام میں انجام آتھم کتاب پیش کرتے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دیتے کہ کسی عالم نے اس کی دعوت مباہلہ قبول نہ کی۔اگر مرزا جھوٹا تھا تو مسلمان علماء میدان میں کیوں نہیں آئے؟

بندہ نے اس جھوٹے پروپیگنڈہ کی قلعی کھولنے کے لئے۔مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود احمد کو جو اس کا دوسرا خلیفہ تھا۔6 جنوری 1956ء کو مباہلہ کی دعوت دی۔سات سال خط و کتابت جاری رہی۔میں نے ان کے مطالبہ پر ملک کی چار دینی جماعتوں سے سند نمائندگی بھی پیش کردی۔آخر 26 فروری 1963ء کا دن مقرر ہوا اور دریائے چناب کے دو پلوں کے درمیان وادی عریز کی جگہ مقرر ہوئی۔راقم اپنے ساتھیوں کے ہمارے 26 فروری کو مقررہ جگہ پہنچ کر عصر تک انتظار کرتا رہا۔لیکن مرزا محمود یا اس کا کوئی نمائندہ مباہلہ کے لئے میدان میں نہ آئے۔اللہ تعالیٰ نے ان پر حجت تمام کردی اور مسلمانوں کو فتح عظیم حاصل ہوئی پھر جب تک وہ زندہ رہا۔ہر سال 26 فروری کو اسے دعوت مباہلہ دیتا رہا۔حتیٰ کہ وہ مختلف امراض میں مبتلا ہوکر عبرتناک موت سے 8 نومبر 1965ء میں دوچار ہوکر راہی عدم ہوا۔پھر اس کا بیٹا مرزا ناصر، سربراہ مقرر ہوا۔اس کو بھی ہر سال 26 فروری کو دعوت دیتا رہا۔وہ 9 جون 1982ء میں مرگیا۔پھر چوتھا خلیفہ مرزا طاہر کو دعوت مباہلہ دیتا رہا۔حتیٰ کہ لندن آکر ہائڈ پارک مباہلہ کی جگہ مقرر کی۔5 اگست 1995ء بروز اتوار وہ خود آجائے یا اپنا نمائندہ بھیج دے۔ہم 12 بجے تک انتظار کریں گے۔بندہ اپنی جماعت کے ہمراہ پہنچ گیا اور 2 بجے تک انتظار کرتا رہا۔نہ مرزا طاہر نہ ہی اس کا کوئی نمائندہ پہنچا۔یوں اس پر بھی حجت تمام ہوگئی۔روزنامہ جنگ لندن نے ہمارا فوٹو شائع کردیا اور ان کی شکست کا اعلان کردیا۔بی بی سی لندن نے بھی مفصل رپورٹ دی اس طرح پوری دنیا میں قادیانی سربراہ اور ان کی جماعت کی رسوائی ہوئی اور حق کو فتح نصیب ہوئی۔اس کے بعد ہر سال اسے دعوت مباہلہ دیتا رہا۔اگر تم ہائیڈ پارک نہیں آسکتے تو میں تمہارے مرکز ٹلفورڈ میں آکر مباہلہ کرنے کو تیار ہوں۔تم تاریخ اور وقت کا اعلان کرو۔میرا یہ اشتہار روزنامہ جنگ لندن میں شائع ہوا۔جب تک وہ زندہ رہا۔میرا چیلنج شائع ہوتا رہا۔اس سال 26 فروری 2003ء کو آخری بار پھر مباہلہ کا چیلنج دیا کہ اب تم بستر مرگ پر پڑے ہو۔اگر اپنے دادا کو سچا سمجھتا ہے تو میرے ساتھ مباہلہ کرے ورنہ اس باطل مذہب سے توبہ کرکے اپنی عاقبت سنوارے لیکن اس کے نصیب میں نہ تھا۔میری دعوت مباہلہ کے ایک ماہ اکیس دن بعد 19 اپریل 2003ء کو عبرت کا نمونہ بن کر چل بسا۔اس کے مرنے کے بعد مرزا مسرور پانچواں جانشین مقرر ہوا۔اسے بھی اتمام حجت دعوت مباہلہ اور دعوت ایمان دی۔اس نے انٹرنیٹ کے ذریعہ نہ صرف خود انکار کیا بلکہ پوری جماعت کو روک دیا۔اب بندہ

لندن حاضر ہوا۔ تو آخری بار اسے اتمام حجت کے لئے دعوت مباہلہ اور دعوت ایمان دی اور روزنامہ جنگ لندن میں 24 ستمبر 2003ء کو شائع ہوگئی اور انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی اسے 30 ستمبر تک مجھے جواب دیں ورنہ یکم اکتوبر 2003ء کو تمہارا مباہلہ سے فرار اور شکست کا اعلان کر دیا جائے گا۔ 30 ستمبر ختم ہوگئی اور مرزا مسرور سربراہ قادیانی جماعت کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ آج الحمدللہ یکم اکتوبر ان پر ہر طرح سے حجت تمام ہوگئی۔ ان کا باطل اور جھوٹا ہونا ایک دفعہ پھر دنیا کے سامنے آشکارا ہوگیا۔ بندہ قادیانی جماعت کے ذمہ داروں سے درخواست کرتا ہے کہ یا تو اپنے خلیفہ اور سربراہ کو مباہلہ کے لئے تیار کریں۔ (وہ ہرگز تیار نہیں ہوگا) ورنہ پھر اس باطل مذہب سے توبہ کر کے جس طرح شیخ راحیل احمد اور مظفر احمد مظفر جرمنی نے توبہ کر کے اپنی عاقبت سنواری وہ بھی اپنی عاقبت سنوار لیں اور حضور اکرم ا کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ اسی میں ان کی بھلائی ہے۔ یہ دنیا اور اس کی عیش وعشرت چندروزہ ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے۔ اپنی عاقبت سنوار لیں۔

فقط

قادیانیوں کا سچا خیرخواہ

منظور احمد چنیوٹی

۱/۱۰/ ۲۰۰۳